188

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۵ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۶۴

آسمانی مائدہ پر جمع ہونے والے طیور

سالانہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت

جب دُنیا ظلمتکدہ بن جاتی ہے۔ اور روحانیت عنقا ہو جاتی ہے۔ تب اللہ تعالےٰ کا کوئی فرستادہ آکر از سرِ نو اسے بقعۂ نور بناتا ہے۔ مُردہ ہڈیوں میں نفخِ رُوح کرتا ہے۔ طالبانِ حق اکنافِ عالم سے اس کی آواز پر اس کے گرد جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اپنے عزیز و اقارب اور اپنے اوطان کو خیرباد کہہ کر اسی مردِ خدا کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کی زندگی کا اگر کوئی مدعا ہوتا ہے۔ تو بس یہی کہ روز و شب اسی مقدس برگزیدہ کی رُوح پرور باتیں سنیں اس کے انوار سے اپنی آنکھوں کو منور کریں اور اس کے ذریعہ سے ظاہر ہونے والے زندہ نشانات سے اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہیں۔ یہ مہاجر ہوتے ہیں۔ جو ترکِ وطن کرکے دین کی خدمت کے لئے نبی کی بستی میں آبستے ہیں۔ مگر کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنے حالات کے ماتحت اس عہدِ نوبہار میں اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ وُہ اپنی مجبوریوں کے باعث ہر گھڑی اس روحانی برکت کے قریب نہیں ہو سکتے لیکن ان کے قلوب میں جو چنگاری چمک رہی ہوتی ہے۔ وُہ انہیں آرام سے اپنے گھر میں بیٹھنے نہیں دیتی۔ وُہ اس روحانی پیوند کو محکم کرنے کے لئے گاہے گاہے مرکزِ روحانیت کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ جس پیوند کی بنیاد بیعت سے رکھی جاتی ہے سچ پُوچھو انہیں دیارِ محبوب میں پہنچے بغیر کل نہیں پڑتی اور دیدِ حبیب کے بغیر اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ یہ پاکباز گروہ اگرچہ ظاہری طور پر مہاجر نہیں لیکن اس میں کیا شُبہ ہے۔ کہ دلی طور پر یہ بھی مہاجر ہوتے ہیں۔ ان کے دل بھی خدا کے رسول پر نچھاور ہوتے ہیں۔ وُہ بھی دل و جان سے اس پر فدا ہوتے ہیں۔ اور جب کبھی انہیں فرصت ملتی ہے۔ وُہ فوراً اپنے روحانی وطن کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے انبیاء کی بستیوں میں سے ہر ایک کو ام القریٰ قرار دیا ہے یعنی دوسری بستیوں کی ماں۔ نبی آسمانی دودھ لاتا ہے۔ اور وُہ دودھ نبی کی بستی میں تقسیم ہوتا ہے۔ روحانیت کے تشنگاں افتاں و خیزاں وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ اور اگر کسی کو مستقل طور پر اس بستی میں رہائش کا موقعہ میسر نہ آئے تو کم از کم اس کے دل میں یہ تڑپ ضرور ہوتی ہے۔ کہ میں زیادہ سے زیادہ ایام اس پاک بستی میں گزاروں۔ اگر کسی دل میں یہ احساس پیدا نہ ہو۔ تو دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اس شخص نے اس نبی اور اس کی بعثت کی غرض کو پورے طور پر شناخت نہیں کیا۔ اور اسے خدا تعالےٰ سے اپنا رشتہ استوار کرنے کا طریق معلوم نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شخص بار بار قادیان نہیں آتا۔ یا اس کے دل میں یہاں آنے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے ؂

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی حفاظت۔ اور مسلمان کہلانے والوں میں روحانیت پیدا کرنے کے لئے اپنے مرسل کو بھیجا۔ اقوامِ عالم پر اسلام کی حجت کا پورا کرنا آپ کا اہم ترین مقصد ہے۔ اس عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کے لئے ایک دینی جماعت کا ہونا ضروری تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا:۔

"I shall give you a large party of Islam."

اور اس کے مطابق حمایتِ اسلام کے لئے ہر رنگ کی قربانی کرنے والی جماعت آپ کو عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وُہ جو ایمان کے بعد سب کچھ چھوڑ کر مرکزِ سلسلہ میں آبسے دن رات خوشنودیٔ خدا ان کا مشغلہ ہو گیا۔ مہاجرین کے اس قابلِ تعریف گروہ کے علاوہ بہت سے وہ لوگ بھی جو صادق الایمان ہیں۔ مگر دینی یا دُنیوی ضرورتوں کے ماتحت وُہ اپنے وطنوں میں رہنے پر مجبور رہیں۔ یہ نیک لوگ وقتاً فوقتاً مسیحائے زمان کی حیات آفریں قربتِ قدسیہ سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان آتے رہے۔ اپنی زندگی۔ اور اپنے اوقات میں سے مقدور بھر بسط روحی میں گزارتے رہے۔ رفتہ رفتہ جماعت بڑھ گئی۔ اور وابستگانِ احمدیت کا حلقہ وسیع تر ہوتا گیا۔ دُور دراز سے لوگ آنے شروع ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تب اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مشیت سے سال میں چند دن ایسے مقرر فرمائے جو خاص برکات کے ایام ہیں۔ اور جن میں جملہ احمدی احباب کو دعوت دی۔ کہ وہ ان دنوں کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے خدا کے رسول کی تخت گاہ میں حاضر ہوں۔ خود بھی حاضر ہوں اور دوسروں کو بھی حاضر کریں۔ تا سب خدا کے فضلوں کے وارث ہوں۔ یہ ایام اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے مقرر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عام دعوت کے دن ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ پر قادیان آنے کو نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ جماعت کی تربیت کے لئے یہ دن بہت قابل قدر ہیں۔ ان دنوں میں دنیا کے چاروں اطراف سے احمدی احباب قادیان میں جمع ہوتے ہیں۔ قادیان سیر گاہ نہیں ہے بلکہ وہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اس لئے یہاں آنے والے اسی نیت سے آتے ہیں۔ کہ ان دنوں آسمانی مائدہ سے روحانی غذا حاصل کریں۔ اور اس مرکز روحانیت سے تعلق پیدا کر کے اپنے قلوب کو مصفیٰ کریں۔ سال کے تمام ایام میں یہ نعمت مل سکتی ہے مگر جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں تو اس کے حصول میں بہت سہولت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہام نازل فرمایا ہے کہ:۔

"آسمان سے بہت دودھ اترا ہے محفوظ رکھو"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۰۱)

یہ دودھ اسی مقدس مقام پر اترا ہے اس کی حفاظت کی گئی ہے۔ اور کی جا رہی ہے۔ اسی زندگی بخش دودھ کے لئے احباب کا دارالامان میں اجتماع ہوتا ہے کون ہے جو آسمانی دودھ سے مستغنی ہو۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ کی دعوت سے بے نیاز ہو۔ پس نہایت ضروری ہے کہ ہر احمدی آنیوالے سالانہ جلسہ پر قادیان پہنچنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے تا اسے بھی آسمانی خوان نعمت سے حصہ نصیب ہو اور وہ بھی اپنے ایمان کو تازہ کر کے آنیوالے سال میں نئے جذبات اور نئی روح کے ساتھ خدا کے دین کی خدمت پر کمربستہ ہو سکے

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

شانِ مسیح موعود علیہ السلام

وہ جسکی قوتِ قدسی پہ نازاں ہے مسلمانی — وہ جس کے دم سے قائم ہوگی پھر تہذیب انسانی
وہ جس نے کفر و باطل شرک کی تاریکیٔ دنیا کو — منور کر دیا فوراً جلا کر شمع ایمانی
وہ جس نے پیدا کر دی پھر مسلمانوں میں بیداری — جو لے آیا ثریا سے وہی پھر جوش ایمانی
وہ جس نے کر دیا مغرور ملانوں کا سر نیچا — دکھا کر علم و حکمت اور آئین مسلمانی
وہ جس نے علم قرآں کے جاری کر دیئے چشمے — حصول معرفت میں جس نے پیدا کر دی آسانی
شریعت کی حقیقت کو بتایا کھول کر جس نے — مسلمانوں کو دوبارہ سکھائی پھر مسلمانی
وہ جس کے عزم عالی پر جہاں حیران و ششدر ہے — وہ جس کی شان سے ظاہر ہے دیکھو فقر سلمانی
وہ جس نے فتنۂ دجال کا دنیا میں سر کچلا — جلا کر راکھ کر ڈالا در و دیوار شیطانی
جو پھر سے باغ ملت میں بہار جاوداں لایا — کھلائے جس نے تازہ تازہ پھر اشجار روحانی
شہنشاہ جس کے کپڑوں سے ہزاروں برکتیں لینگے — امیری اور سلطانی سے بڑھ کر جس کی دربانی
مسیح وقت بھی ہے مہدی موعود بھی ہے وہ — کہ جس کے ساتھ ہم نے دیکھی ہے تائید یزدانی
خدا کا نام پہونچایا زمینوں کے کناروں تک — فرشتے آسماں پر اس کی کرتے ہیں ثنا خوانی
خدا کے بعد وہ عشق محمد میں تڑپتا ہے — اگر یہ کفر ہے یارو تو کیا ہے پھر مسلمانی
اسی نے گلشن توحید کو تازہ کیا پھر سے — وہ لایا آسماں سے خشک کھیتوں کیلئے پانی
بیا در بزم اہل اللہ بیا غفلت مکن ناداں — کہ تاثیر غلامان محمد تو نمے دانی
جو دانشمند ہیں اسلم وہ کب انکار کرتے ہیں — چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

خاکسار محمد شفیع اسلم

الفضل کے "جوبلی نمبر" کی قیمت

تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ الفضل کے جوبلی نمبر کی قیمت زیادہ سے زیادہ آٹھ آنہ ہوگی۔ اس وقت قیمت اس لئے معین نہیں کی جا سکتی کہ تمام جماعتوں نے ابھی تک اس امر کی اطلاع ارسال نہیں کی۔ کہ ان کے ہاں جوبلی نمبر کے کتنے پرچے درکار ہوں گے۔ اس وجہ سے اخراجات کا صحیح اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا۔

جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں علیحدہ چٹھی ارسال کی جا چکی ہے۔ اب ان سے دوبارہ التماس ہے کہ وہ براہ کرم جلد سے جلد اطلاع دیں کہ انہیں مقامی طور پر کس قدر پرچوں کی ضرورت ہوگی۔ جس قدر اشاعت زیادہ ہوگی اسی قدر قیمت کم کی جائے گی۔ اور جوبلی نمبر زیادہ شاندار تیار ہو سکے گا۔ اس وقت اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ قیمت خرچ کے لحاظ سے کم از کم رکھی جائے گی۔ کیونکہ غرض مالی فائدہ حاصل کرنا نہیں۔ بلکہ اس قیمتی پرچہ کی جو صداقت احمدیت کا بہت بڑا ثبوت ہوگا کثرت سے اشاعت کرنا ہے۔ چونکہ خلافت ثانیہ کی تقریب سلور جوبلی تاریخ احمدیت میں ایک نہایت ہی مبارک اور نادر موقعہ ہے۔ اس لئے کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس نمبر سے محروم رہے۔

خاکسار مینیجر الفضل قادیان

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو درد نقرس میں آج شام کے وقت زیادتی ہو گئی۔ اور حرارت بھی ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج لفٹننٹ سیف الدین ہے اور ڈاکٹر محمد سلیم ہے بارہ بجے کی گاڑی سے چلے گئے۔

آج شام کو سید بشیر احمد صاحب کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔

بعد نماز عشاء مسجد دارالرحمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا [illegible] جس میں ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی۔

نظارت امور خارجیہ کی طرف سے چودھری [illegible] صاحب اور حقی عبدالمالک صاحب کو ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی کے سلسلہ میں ضلع شیخوپورہ [illegible] گیا۔ جو ۱۷ نومبر کو گوبند گڑھ کے مقام پر ریکروٹنگ افسر کے سامنے احمدی ریکروٹ پیش کریں گے۔

ایک احمدی مبلغ کو شدید زخمی کر دیا گیا

قادیان ۱۵ نومبر۔ احمد آباد گومتی پور کاٹھیاواڑ کے ایک دو احمدی احباب عرصہ سے مبلغ کے لئے تڑپ رہے تھے۔ چنانچہ عید سے چند روز قبل مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مولوی فاضل کو وہاں ایک مناظرہ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ وہاں سے آج صبح بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مناظرہ تو نہیں ہوا مگر مخالف پارٹی نے حملہ کر دیا ہے۔ اور چاقو سے مولوی محمد نذیر صاحب کو زخمی کر دیا گیا ہے جو ہسپتال میں ہیں۔ شام کے وقت دوسرا تار ہسپتال کی طرف سے آیا ہے کہ حالت تشویشناک ہے تفاصیل تا حال موصول نہیں ہوئیں۔ دو اصحاب ان کی تیمار داری کی غرض سے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

عبدالمغنی خان ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(189)
Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوجی تربیت اور جماعت احمدیہ

ملکی اور قومی ترقی کا انحصار زیادہ تر نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ اور انہی کی جسمانی اور دماغی قوتوں سے اس امر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ترقی جلد ہوگی۔ یا بدیر۔ اگر قوم کے نوجوان نہ دماغی افلاس کا شکار ہوں۔ اور نہ جسمانی قوتوں کے لحاظ سے ان میں کسی قسم کا نقص ہو۔ تو یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ وہ قوم جلد مشکلات اور روکاوٹوں کے پہاڑ ہٹاسکے گی۔ لیکن اگر ذہنی اور جسمانی انحطاط نوجوانوں میں پایا جائے تو یہ قومی تنزل کی ایک افسوسناک علامت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قوم کے نوجوانوں کے اندر جہاں علمی شغف پیدا کیا جاتا۔ اور ان کی ذہنی قوتوں کے نشو و ارتقاء کی سعی کی جاتی ہے وہاں یہ کوشش بھی پورے اہتمام کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کہ ان کی صحت و طاقت میں اضافہ ہو۔ تاکہ دنیا میں وہ بہترین وجود ثابت ہوں۔

اسلام نے اپنی تعلیم میں ابتدا سے ہی اس امر کو ملحوظ رکھا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عمل سے یہ ثابت ہے۔ کہ آپ اگر ایک طرف صحابہ رضؓ کو روحانیات کا سبق دیتے۔ تو دوسری طرف فوجی تربیت کا بھی خیال رکھنے کی تاکید فرماتے۔ بلکہ بسا اوقات باوجود بے شمار مصروفیتوں کے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بھی ایسے کاموں میں شمولیت فرماتے مگر افسوس مسلمانوں نے جہاں اسلام کے اور بیسیوں زرین اصول کو فراموش کردیا۔ وہاں انہوں نے اس اصل کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ جس کا طبعی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ رفتہ رفتہ وہ شجاعت ایسے قیمتی وصف سے محروم ہو کر اغیار کے حملوں کا شکار ہو گئے ؛۔

موجودہ زمانہ میں حالات جس سرعت سے بدل رہے ہیں۔ اور جس قسم کے انقلابات آرہے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے فوجی تربیت کی طرف ہماری جماعت کا متوجہ ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو اس اہم معاملہ کی طرف بالخصوص توجہ دلائی۔ اور یہ خوشی کا مقام ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوانوں نے اس کے جواب میں وہی شاندار رویہ اختیار کیا۔ جو ایک زندہ قوم کے نوجوانوں کو اپنے محبوب امام کے ارشاد پر اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ چاہیئے۔ کہ اس رَو کو جاری رکھا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہماری جماعت کا کوئی نوجوان ایسا نہ رہے۔ جو فوجی تربیت یافتہ نہ ہو۔

دیگر اقوام اس اہم امر کی طرف جس تندہی کے ساتھ متوجہ ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ۱۱۔ نومبر۔ لاہور میں آریوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر نارنگ نے آریوں سے اپیل کی کہ وہ ایک سال کے اندر کم از کم دس لاکھ آریہ فوجی تربیت کے لئے بھرتی کرائیں۔ ڈاکٹر مونجے نے بین الاقوامی صورتِ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا :-

جن قوموں اور ملکوں کو مقتدر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کے اقتدار کی وجہ دراصل اسلحہ ہی ہیں۔ ہندوستان بھی جب اپنی وسعت اور اہمیت کے مطابق مسلح ہو جائے گا۔ تو اس کا شمار دُنیا کے مقتدر ممالک میں ہونے لگے گا۔

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے اپنی تقریر میں کہا :-

عدم تشدد ہمیشہ غلاموں کا عقیدہ رہا ہے۔ اگر ہندو ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں فوجی تربیت ضرور حاصل کرنی پڑے گی ؛۔

ہندو لیڈروں کی تقریروں کے ان اقتباسات سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ہماری ہمسایہ اقوام کس قسم کی تیاریاں کررہی ہیں۔ ایک سال میں کم از کم دس لاکھ ہندو نوجوانوں کو فوجی تربیت دے کر تیار کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اور چونکہ ہندوؤں کو ہر قسم کے سامان میسر ہیں حتےٰ کہ ڈاکٹر مونجے نے ایک فوجی کالج بھی قائم کر رکھا ہے۔ اس لئے ہندو نوجوان بڑی آسانی سے تربیت حاصل کرلیں گے۔ مگر افسوس کہ مسلمان اس طرف سے بالکل غافل ہیں۔ ہماری جماعت کو اس بارے میں بھی دوسرے مسلمانوں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ اور ان کے سامنے مثال پیش کرنی چاہیئے۔

احمدی نوجوانوں کا تو یہ ایک مذہبی فرض ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں :-

"مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ یہ کام آئندہ کے لئے جماعت کے لئے بابرکت ہوگا"!

پس ہماری جماعت کے نوجوانوں کا اس میں حصہ لینا نہ صرف جسمانی قوتوں کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی بھی وہ اس ذریعہ سے حاصل کرسکیں گے ؛۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا عطیہ

عرصہ قریباً چونتیس سال کا ہوا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے وحی پاکر بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے لئے اپنی زمین میں سے ایک ہزار روپیہ کی زمین عطا فرمائی۔ جس کے لئے دُعا فرمائی۔ کہ "خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنائے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دُنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہوگئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین۔ یا رب العالمین" (رسالہ الوصیت صلا)

اللہ تعالےٰ کے نبی کی دُعا کے طفیل احباب نے وصایا کرنی شروع کیں۔ اور اب وصیت کا نمبر ۵۵۰۰ کے قریب پہونچ گیا ہے۔ اور اس مد کی آمدنی سالانہ سوا لاکھ روپیہ صرف حصہ آمد کی ہے ؛۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق خدا تعالےٰ نے اپنے کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔ کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ ۳۴ سال کا عرصہ گزرا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زمین میں سے ایک ہزار کی زمین بہشتی مقبرہ کے لئے عطا فرمائی تھی۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے للعہ کنال زمین اپنی ملکیت کی بہشتی مقبرہ کے لئے عطا فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہونے کی اس رنگ میں بھی مشابہت پیدا کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں ہمارے خاندان کے وہ موصی افراد دفن کئے جائیں۔ جو قطعۂ خاص میں دفن نہ ہوسکیں ؛۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ۔ قادیان۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کو جلد سے جلد احباب کرام تک پہونچانے والا اخبار صرف "الفضل" ہے۔ لہٰذا جو دوست روزانہ "الفضل" نہیں خرید سکتے وہ الفضل کا خطبہ نمبر ضرور خرید فرمائیں۔ قیمت سالانہ اڑھائی روپیہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

میرے والد منشی امام الدین صاحب مرحوم و مغفور ۱۸۶۳ء میں اپنے آبائی گاؤں قلعہ درشن سنگھ میں جو بٹالہ سے قریباً چار میل دور گورداسپور جانے والی سڑک پر واقع ہے پیدا ہوئے اس طرح وفات کے وقت جو ۲۶ جولائی ۱۹۳۹ء کو واقع ہوئی ان کی عمر تقریباً ۷۶ سال بنتی ہے۔ ابتدائی تعلیم موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں پائی۔ پرائمری کا امتحان پاس کر کے مزید تعلیم کے لئے گورداسپور گئے۔ اور کچھ عرصہ وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمانہ امتحان پاس کر کے بطور پٹواری ملازم ہو گئے اور قریباً ۲۵ سال تک نہایت نیک نامی کے ساتھ یہ ملازمت کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے ؞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے وقت آپ موضع لوہ چپ (ضلع گورداسپور) میں متعین تھے۔ ۱۸۹۱ء میں میرے حقیقی ماموں جناب منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی موضع سیکھواں میں بطور پٹواری تبدیل ہو کر آ گئے۔ ان ہی دنوں سیکھوانی برادران احمدیت قبول کر چکے تھے۔ وہاں تھوڑا عرصہ قیام کرنے کے بعد ماموں صاحب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور انہوں نے والد صاحب کو تبلیغ شروع کر دی۔ آخر خدا تعالیٰ نے مرحوم کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا ؞

اپنی بیعت کے وقت کا جو نظارہ انہوں نے اپنی روایات لکھواتے ہوئے بیان کیا۔ وہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ میں نے ۱۸۹۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ شام کی نماز کے وقت تک اخویم منشی عبدالعزیز صاحب اور بھائی جمال الدین صاحب سیکھوانی میرے ساتھ تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد منشی صاحب موصوف نے میری طرف اشارہ کر کے عرض کیا۔ حضور ان کی بیعت لے لیں۔ حضورؑ نے فرمایا اندر آ جائیں۔ جب میں اکیلا بیت الفکر میں گیا۔ تو حضور ایک چارپائی کی پائنتی کی طرف بیٹھ گئے۔ اور مجھے چارپائی کے سرہانے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ میں پہلے تو جھجکا مگر حضور کے دوبارہ ارشاد فرمانے پر میں بیٹھ گیا۔ اور حضور نے بیعت لی۔ حضور کا یہ برتاؤ دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ کہ کہاں وہ پیر جن کے برابر کوئی بیٹھ نہیں سکتا۔ اور کہاں اللہ تعالیٰ کا مسیح موعود جو ایک ناچیز خادم کو چارپائی کے سرہانے بٹھاتا ہے۔ اخویم منشی عبدالعزیز صاحب کو کمرے کے اندر داخل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن باہر سے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔ والد صاحب نے خود بیعت کرنے کے بعد ہماری والدہ محترمہ کو بھی کچھ عرصہ کی تبلیغ کے بعد اسی سال بیعت کرائی۔ اور پھر دوسروں کو تبلیغ کرنے میں مشغول ہو گئے۔ ان کی تبلیغ اور کوشش سے خدا تعالیٰ کے فضل سے تین جگہ جماعت ہائے احمدیہ قائم ہوئیں۔ جن میں سے تلونڈی جھنگلاں کی جماعت اسوقت ضلع گورداسپور کی بڑی جماعتوں میں سے ہے۔ اس جماعت کی ترقی میں جناب مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم کی کوششوں کا بھی دخل ہے۔ لیکن ابتداء والد صاحب مرحوم کی کوشش سے ہوئی۔ مولوی صاحب مرحوم کو اس جگہ لانے کا موجب بھی والد صاحب مرحوم ہی ہوئے۔ والدہ ایک دفعہ بیمار ہو گئیں۔ ان کے علاج کے لئے موضع بہادر حسین سے مولوی صاحب مرحوم کو بلوایا گیا۔ اور پھر والد صاحب نے تلونڈی جھنگلاں میں مستقل رہائش اختیار کرنے پر آمادہ کر لیا۔ تاکہ وہ وہاں ٹھہر کر جماعت کی تربیت کر سکیں۔ لوہ چپ اور قلعہ گلانوالی کی جماعتیں بھی آپ کی تبلیغ اور کوششوں سے قائم ہوئیں ؞

احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنے اندر ایک خاص جوش رکھتے تھے۔ سلسلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان سلسلہ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی ہرگز برداشت نہ کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے ایک افسر کے مونہہ سے سلسلہ کے خلاف نازیبا الفاظ نکل گئے۔ مرحوم نے تمام لوگوں کے سامنے اسی وقت سختی سے جواب دیا۔ اور کہا کہ میں ہرگز اس کی پروا نہ کروں گا۔ کہ آپ میرے افسر ہیں۔ اور کوئی ایسی گستاخی برداشت نہیں کروں گا۔ ان کی اس جرأت کا یہ اثر ہوا۔ کہ افسر نے علی الاعلان ندامت کا اظہار کیا۔ اور پھر کبھی ایسا موقع نہ آنے دیا۔ یہ افسر اپنی آخری عمر تک احمدیت میں تو داخل نہ ہوئے لیکن کبھی ان کے متعلق یہ شکایت پیدا نہ ہوئی۔ کہ انہوں نے سلسلہ یا بزرگان سلسلہ کے خلاف کوئی نازیبا بات کی ہو۔

دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں جس بات کو سچ خیال کرتے اسے بلا خوف و خطر پیش کر دیتے۔ ایک دفعہ ہز ایکسی لنسی سر ہنری کریک موجودہ گورنر پنجاب جو اس وقت ضلع گورداسپور میں مہتمم بندوبست تھے پڑتال اور معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ ایک زمین کے متعلق جو والد صاحب مرحوم کے حلقہ میں تھی کاغذات میں غلط اندراج چلا آ رہا تھا۔ مہتمم صاحب نے پہلے اندراج کو قائم رکھا۔ اس پر آپ نے انہیں کہا کہ صاحب اس زمین کا اندراج درست نہیں۔ اس کی قسم غلط لکھی گئی ہے۔ دراصل اس کی قسم اور ہے تحصیلدار اور دوسرے افسران جو موقعہ پر موجود تھے۔ اشاروں سے آپ کو منع کرتے رہے۔ کہ کہیں مہتمم صاحب ناراض نہ ہو جائیں لیکن آپ نے جس بات کو حق سمجھا اس کا اظہار کر دیا۔ مہتمم صاحب نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر آپ نے تیسری بار پورے زور سے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس دفعہ مہتمم صاحب نے ان کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے ریکارڈ میں یہ نوٹ کر دیا۔ کہ میں بڑی مشکل سے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ اس زمین کی فلاں قسم ہے۔ اس جرأت کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور اس ضلع سے جاتے وقت انہوں نے بغیر کسی درخواست کے والد صاحب مرحوم کو خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھجوایا۔

ملازمت کے دوران میں جب آپ قادیان سے باہر تھے۔ آپ کا ہمیشہ یہ معمول تھا کہ سردی ہو یا گرمی جمعہ کی نماز معہ والدہ صاحبہ قادیان میں آ کر ادا کرتے تہجد میں کبھی ناغہ نہ ہونے دیتے۔ قرآن مجید بڑے اہتمام سے اور خوب بلند آواز سے پڑھا کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت باوجود اس کے کہ آپ کے تعلقات ان لوگوں سے جو مرکز کو چھوڑ کر لاہور چلے گئے تھے دوستانہ تھے۔ آپ خدا کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ یہاں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آئے تو حضور کی وفات کا علم ہوا۔ اس روز گاؤں کو واپس چلے گئے۔ اور دوسرے روز والدہ صاحبہ اور بچوں کو قادیان لا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کروائی۔ ایک عرصہ تک غیر مبائعین آپ کو "پیغام صلح" اور اپنا دوسرا لٹریچر بھجواتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی وابستگی خلافت کے ساتھ بڑھتی ہی گئی۔ ۱۹۲۶ء کے شروع میں ملازمت سے ریٹائر ہونیکے بعد مستقل طور پر قادیان میں ہجرت کر کے آ گئے۔ حضرت امیر المومنین اور خاندان نبوت کے ساتھ بے حد عشق تھا۔ اور اپنی اولاد کو بھی اسی بات کی تلقین فرمایا کرتے۔ کہ جب تک تمہاری وابستگی اس خاندان کے ساتھ رہے گی تم انشاء اللہ ترقی کرتے رہو گے۔

سوائے سخت مجبوری کے ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ پہلی صف میں امام کے قریب بیٹھا کرتے اور اس قدر باقاعدگی کے ساتھ نماز باجماعت ادا فرماتے۔ کہ اگر کسی نماز میں بوجہ مجبوری نہ آ سکتے تو تمام دوست پوچھنے لگتے کہ آج منشی صاحب نہیں آئے کیا وجہ ہے،

گو قرآن مجید کی تلاوت ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ کرتے تھے۔ مگر ریٹائر ہونے کے بعد اس قدر کثرت کے ساتھ تلاوت کیا کرتے کہ بسا اوقات چھٹے ساتویں روز قرآن مجید کا ایک دور ختم کر دیا کرتے۔ قرآن مجید سے اس قدر محبت تھی کہ آخری بیماری میں جب آپ خود تلاوت نہ کر سکتے تھے اور بالکل کمزور ہو گئے۔ تو اپنے نواسے عزیزم حافظ مسعود احمد کو بلا کر قرآن مجید سنا کرتے۔

ہجرت کر کے قادیان آ جانے کے بعد بھی تبلیغ میں مصروف رہے۔ اور پندرہ پندرہ دن کے لئے تبلیغ کے لئے باہر چلے جاتے۔ ایک دفعہ پھیروچیچی کے قریب کسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ کہ وہاں کے لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ اور دھکے دے کر مسجد سے باہر نکال دیا۔ آ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ ملازمت کے دنوں میں تو لوگ سختی نہ کر سکتے تھے۔ لیکن اب خدا نے یہ موقع بھی نصیب کر دیا۔

تحریک جدید کے ماتحت ایک ماہ کے لئے بغرض تبلیغ بکیریاں بھجوائے گئے وہاں روزانہ مخالفین کی طرف سے اس مکان پر سنگ باری ہوا کرتی جس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ سخت گرمیوں کے دنوں میں اندر کواڑ بند کر کے پناہ لیتے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء سے چند روز پہلے بیمار ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے جلسہ میں یہ تحریک فرمائی۔ کہ ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک احمدی ضرور بنانا چاہیئے۔ میں نے آ کر ذکر کیا۔ کچھ دنوں کے بعد محلہ والے بھی وعدہ لینے کے لئے آئے۔ فرمانے لگے بیمار ہوں۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ لیکن اگر خدا نے توفیق عطا فرمائی۔ تو انشاء اللہ ایک احمدی ضرور کروں گا۔ بعض غیر احمدی تین سال سے آپ کے زیر تبلیغ تھے وہ بیماری کے ایام میں عیادت کے لئے آیا کرتے۔ اس وعدہ کے بعد انکو زیادہ زور سے تبلیغ شروع کر دی۔ اللہ تعالٰے نے اس میں اثر پیدا کیا اور ان میں سے دو نے بیعت کر لی۔

جب کبھی سلسلہ کو ان کی خدمات کی ضرورت ہوتی اس کے لئے مستعد نظر آتے۔ اور جو کام بھی آپ کے سپرد ہوتا۔ اسے پوری مستعدی سے سرانجام دیتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جو جلسہ سالانہ ہوا۔ اس سے چار پانچ روز پہلے حافظ حامد علی صاحب مرحوم آپ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے حضرت میاں صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) نے آپکی طرف خاص طور پر یہ پیغام دیکر بھجوایا ہے۔ کہ آپ نے جلسہ سالانہ کے لئے لکڑی کا انتظام کرنا ہے۔ گو صرف چند روز رہ گئے ہیں۔ لیکن لکڑی جلسہ سے پہلے پہنچ جائے۔ حافظ صاحب نے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ اس دفعہ مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے اراکین انجمن نے جلسہ سے صرف چند روز پہلے یہ کام حضرت میاں صاحب کے سپرد اس لئے کیا ہے کہ انتظام میں نقص واقع ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ پر یہ اثر ہو۔ کہ میاں صاحب میں انتظامی قابلیت نہیں۔ آپ کی طبیعت بہت جوشیلی تھی۔ فوراً لکڑی کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ اور تین چار دن میں حسب ضرورت لکڑی بھجوا دی سارا سارا دن خود کھڑے رہ کر لکڑیاں کٹواتے اور گڈوں پر لاد کر قادیان بھیجتے خود بڑھیوں کے ساتھ لکڑی کٹوانے میں مدد دے رہے تھے۔ کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کٹ گئی۔ بچوں کو یہ سارا واقعہ سنا کر بہت خوش ہوا کرتے۔

مستقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کرنے کے بعد کئی سال تک جلسہ سالانہ کے موقع پر بطور افسر دیگ میرون قصبہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۲۸ء میں جب قادیان میں ریلوے لائن آ رہی تھی سلسلہ کے مفاد اور قادیان کی ترقی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضروری تھا۔ کہ لائن قادیان کے شمال کی طرف سے گذرے۔ اس موقع پر معاندین سلسلہ نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر اسکی مخالفت شروع کر دی۔ اور یہ کوشش کی۔ کہ لائن قادیان کے جنوب کی طرف سے گزرے اگر ان کی یہ خواہش پوری ہو جاتی۔ تو قادیان کی پبلک کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا چونکہ مخالفین کی طرف سے پوری سرگرمی کیساتھ کوشش جاری تھی۔ اس لئے ہماری طرف سے بھی افسران کو ہر وقت صحیح حالات سے آگاہ کرنا ضروری تھا۔ یہ کام صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نگرانی میں شروع ہوا۔ اور مولوی عبد المغنی خانصاحب کو اس کام پر مقرر کیا گیا۔ والدصاحب مرحوم کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے انکا نائب مقرر فرمایا۔ کئی ماہ تک آپ سارا سارا دن پیدل سفر کر کے تندہی سے کام کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالٰے نے ہمیں جماعت کو فتح نصیب کی۔

جس وقت قادیان کے قریب سکھوں نے مذبح گرایا ہے۔ بعض سکھوں کی طرف سے عام دیہات میں شورش پیدا کی جا رہی تھی۔ مرکز کی طرف سے آپ کو ایک رات جب کہ دشمن کی طرف سے زیادہ شرارت ہو رہی تھی۔ بھجوایا گیا۔ تاکہ علاقہ کے مسلمانوں کو سکھوں کی حرکات سے راتوں رات آگاہ کر دیا جائے چنانچہ آپ نے دیگر مددگاروں کے ساتھ راتوں رات کئی دیہات کا دورہ کیا۔ اور اس کام کو احسن طریق پر سرانجام دیا۔

سلسلہ کی ہر قسم کی تحریکات میں اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ ملازمت کے دوران میں بھی۔ اور ریٹائر ہونیکے بعد بھی۔

آپ کے عزم اور استقلال کی بھی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو حقہ پینے کی بہت عادت تھی۔ ایک دن قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا۔ حضور نے حقہ کی مذمت بیان کی۔ بس اسی وقت سے ارادہ کر لیا۔ کہ حقہ کبھی نہ پیوں گا۔ اس کے بعد کبھی حقہ کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ شروع میں بیمار بھی ہو گئے۔ کئی لوگوں نے مشورہ بھی دیا۔ کہ حقہ آہستہ آہستہ چھوڑیں۔ لیکن فرمایا اب کبھی نہیں استعمال کروں گا۔ اور پھر اس کے بعد کبھی استعمال نہ کیا۔ بلکہ کئی لوگوں سے یہ عادت چھڑائی آخری بیماری سے قبل صحت بہت اچھی تھی تمام دانت محفوظ تھے۔ عینک صرف پڑھتے وقت استعمال کرتے تھے۔ کئی کئی میل تک پیدل سفر کیا کرتے تھے۔ آخر وقت تک باوجود بڑھاپے کے رمضان کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے۔ چنانچہ ان کی زندگی میں جو آخری رمضان آیا اس میں بھی روزے رکھے۔

تین سال ہوئے آپ کو پیٹھ پر بڑا خطرناک کاربنکل ہوا۔ اپریشن ہونا تھا۔ فرمایا بغیر کلورا فارم کے اپریشن کر دیا جائے۔ چنانچہ بڑی ہمت سے بغیر کلورا فارم کے اپریشن کرایا۔ اور بیماری کا اچھی طرح سے مقابلہ کیا۔ اس بیماری سے تو صحتیاب ہو گئے۔ لیکن اس کے بعد عام صحت ویسی اچھی نہ رہی۔ جیسی کہ پہلے تھی۔

وفات سے قبل اکثر دوست عیادت کے لئے آتے۔ ہر ایک سے یہی کہتے کہ اب کوئی خواہش نہیں۔ اللہ تعالٰے نے تمام خوشیاں دکھائیں۔ اب یہی دعا کریں کہ اللہ تعالٰے خاتمہ بالخیر کرے۔ اللہ تعالٰے نے محض اپنے فضل و رحم سے انجام بخیر کیا۔ بمقبرہ بہشتی میں قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔ پہلے قطعہ صحابہ میں دفن کرنے لگے تھے۔ قبر تیار تھی۔ اور میت کو قبر کے اندر اتارا جا رہا تھا۔ کہ اللہ تعالٰے نے ایک پرانے صحابی بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کے دل میں تحریک پیدا کی۔ کہ چونکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابہ میں سے ہیں۔ اس لئے قطعہ خاص میں جگہ ملنی چاہیئے۔ چنانچہ ان کے عرض کرنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ہمدردی سے غور کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے سے منظوری لینے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حضور کو تار دیا گیا۔ (کیونکہ حضور دھرم سالہ تشریف رکھتے تھے) اور منظوری آنے پر قطعہ صحابہ خاص میں دفن کئے گئے۔ جنازہ میں تقریباً تمام بزرگان سلسلہ جو یہاں موجود تھے شامل ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے میت کو لحد میں اتارا اور دفن کرنے کے بعد دعا بھی کرائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی جو نوازشات آپ پر تھیں۔ ان کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ کہ لوہ چپ جہاں آپ ملازمت کے دوران میں مقیم تھے ایک معمولی گمنام سا گاؤں ہے لیکن آپکے تعلقات کی وجہ سے اس گاؤں کو یہ فخر حاصل ہوا کہ حضرت ام المومنین۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ (خلافت سے پہلے) اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد وقتاً فوقتاً وہاں تشریف لے جاتے رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنیوالوں کی

(۱۱)

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جن اصحاب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

حکیم فیروز الدین حسن محمد صاحب ساہوال	۱۰۰/-
ملک امام الدین عبد الحفیظ صاحب سمبڑیال	۱۰۰/-
ملک سراج الدین محمد شفیع صاحب "	۱۰۰/-
ملک عبد الغنی شرف الدین "	۱۰۰/-
" امام الدین عبد اللہ " "	۱۵/-
" امام الدین گلاب الدین "	۱۰/-
" عبد الغنی گلاب الدین "	۴/-
مستورات پانچ کس "	۸/-
ڈاکٹر محمد انور صاحب ایم او۔ ہرنولی	۲۰/-
مستری محمد اسمٰعیل صاحب دینا پور ملتان	۲۰/-
شیخ محمد حسین صاحب " "	۱۲/-
" مولا بخش صاحب " "	۱۰/-
" محمد اسلم صاحب " "	۸/-
ملک محمد امین صاحب " "	۷/-
" غلام محمد صاحب " "	۴/-
چوہدری سردار خان صاحب معہ اہل و عیال موہلکے	۳۶/-
چوہدری غلام حسین صاحب معہ اہل و عیال وغیرہ موہلکے	۵۲/۴/-

شیخ قدرت اللہ صاحب پنشنر نابجہ	۵۰/-
" رحمت اللہ صاحب ولد " "	۱۵/-
دیگر بچگان شیخ قدرت اللہ صاحب " "	۷/-
شیخ حفیظ صاحب معہ اہلیہ "	۱۱/-
منشی عبد الرحمٰن صاحب "	۱۱/-
شیخ عبد الغفور صاحب "	۱۰/-
" عبد الرحمٰن صاحب پنشنر "	۱۰/-
" عنایت اللہ صاحب معہ اہلیہ و والدہ نابجہ	۹/-
شیخ عبد الرحیم صاحب معہ اہلیہ و والدہ نابجہ	۹/-
شیخ عبد الغفور صاحب کانسٹیبل نابجہ	۷/-
" حبیب اللہ صاحب معہ اہلیہ نابجہ	۷/-
میاں ساون صاحب نابجہ	۶/-
شیخ عبد الکریم صاحب "	۵/-
دیگر احباب مستورات و بچگان "	۱۱/۸/-
متفرق احباب موہلکے	۳/۱۴/-

(باقی) (ناظر بیت المال قادیان)

یاقوت خالص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ محب مکرم جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مہاجر قادیان عرصہ سے بعارضہ فالج خانہ نشین ہیں۔ مگر آپ اپنی تبلیغی مساعی میں باوجود ہر طرح معذور ہونے کے بدستور سرگرم ہیں۔ پہلے بذریعہ اپنی لسانی خدا داد قوت کے بہت سی مخلوق خدا کی ہدایت کا ثواب حاصل کرتے رہے۔ اب اپنی بعض تالیفات کو شائع کر کے عہد کہن کو تازہ فرما رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اپنی پرانی مقبول عام منظوم تصنیف پنجابی یاقوت خالص کو بعد تصحیح و اضافہ ضروریہ بار ہفتم شائع کیا ہے۔ یہ قیمتی رسالہ قریباً پچاس صفحے حجم پر ہے۔ ابتداء میں حمد و نعت کے بعد پیدائش سے لے کر شادی غمی تک کے رسوم رائجہ زمانہ موجودہ کا ذکر نہایت صفائی کے ساتھ ٹھیٹھ پنجابی زبان میں کیا ہے اور پھر اس پر واعظانہ اسلامی تنقید و مذہبی تہدید سے کام لیا رہا ہے۔ کتاب و سنت کی راہ واضح کر دی ہے اور اپنے مؤثر و مدلل اشعار سے وہ تاثیر بھر دی ہے کہ بے ساختہ زبان سے مرحبا جزاک اللہ نکلتا ہے۔ حقوق والدین حقوق استاد و زوجین و مرشد حقانی کے نکات بتلاتے ہوئے وصیت نامہ پر یہ دلکش نظم ختم کی ہے اور مائتم کے متعلق اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا ہے۔ غرض حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا ہے۔ دوسرے حصے میں بعنوان میں احمدی کس طرح ہوا۔ احمدیت کے عقائد اور احمدیت کی تعلیم بتاتی ہے۔ یہ مختصر ہے مگر جامع اور مؤثر پیرائے میں اخیر میں دس شرائط بیعت کو منظوم کیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کا بہتر پنجابی ترجمہ منظوم ہے۔ غرض یہ رسالہ بہمہ صفت موصوف ہے اور صرف چھ پیسے میں ملتا ہے۔ محصول ڈاک علاوہ جو دو پیسے ہوگا۔ ایک جلد کے لئے ٹکٹ اور ایک روپیہ کی تو ۱۲ جلدیں مل سکیں گی۔ اس کی جس قدر بھی زیادہ اشاعت ہو۔ کتاب و سنت کی ترویج کا ثواب ہوگا۔ تبلیغ احمدیت کا فریضہ ادا ہوگا اور حافظ صاحب کی ایک طرح کی اعانت ہوگی۔

(اکمل عفا اللہ عنہ)

وصیتیں

نمبر ۵۴۷۳:- میں ابوندر محمد بہاؤ الحق ولد مولوی لطف الرحمٰن مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۲ء ساکن نمبر ۲۹/۱ اسمٰعیل بازار کلکتہ ڈاکخانہ انٹالی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زمین قریباً چار گٹھہ واقع گوپال نگر روڈ علی پور کلکتہ مالیتی ساڑھے تین ہزار روپیہ (۲) ایک مکان واقعہ ۲۹-۱ اے اسمٰعیل سٹریٹ ڈاکخانہ کلکتہ (۳) ایک مکان واقعہ ۲۹ بی اسمٰعیل سٹریٹ ڈاکخانہ انٹالی کلکتہ۔ ان ہر دو مکانات کی قیمت قریباً بائیس ہزار روپیہ (۲۲۰۰۰/-) ہوگی۔ جائداد نمبر اول کا بلا شرکت غیرے واحد مالک ہوں مگر مذکورہ بالا ہر دو مکانات میں میری دو ہمشیرگان نیز مکرمہ والدہ محترمہ میری شریک ہیں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمدنی مبلغ اڑھائی صد روپیہ (۲۵۰/-) پر گذارہ اوقات ہوتی ہے میں وصیت کرتا ہوں کہ ہر ماہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں (۱/۱۰) حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی دسویں (۱/۱۰) حصہ کی مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت کا کوئی حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو میری وصیت کی کل رقم کی وصولی کے وقت ادا شدہ رقم منہا کر دی جائے گی۔ البتہ اگر اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے اور میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت کی ساری رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں۔ تو میرے مرنے پر میری ساری وصیت ادا شدہ سمجھی جائے گی۔

العبد:- ابوندر محمد بہاؤ الحق ایم اے اسسٹنٹ انکم ٹیکس آفیسر ۸ ۲۹ اسمٰعیل سٹریٹ کلکتہ

گواہ شد:- ابو الہاشم خان چوہدری ساکن ناگور ضلع راجشاہی

گواہ شد:- محمد سلیم خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ انچارج کلکتہ

نمبر ۵۴۶۱:- میں فیروز بخت خان ولد منشی احمد الدین خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن کنری سندھ ضلع تھر پارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو میں وصیت کرتا ہوں کہ میری اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی (۲) اس وقت میرا گذارہ ملازمت کی آمدنی پر ہے جو اس وقت مبلغ ۴۵/- ماہوار ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اور آئندہ میری جو کچھ آمد ہوگی خواہ موجودہ آمد سے زیادہ یا کم ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں فقط

العبد:- فیروز بخت خان بقلم خود

گواہ شد:- سید عبد الحی منصوری منیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری سندھ ۶/۹/۳۹

گواہ شد:- مرزا صالح علی منیجر منصور فارم کنری سندھ

نمبر ۵۴۳۲ میں احمدہ بیگم ناصرہ زوجہ چوہدری محمد شریف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیروبی ڈاکخانہ نیروبی مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۔ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور (یعنی کانٹے انگوٹھیاں۔ کلپ۔ ہار اور چوڑیاں طلائی) مالیتی چھ سو شلنگ (۶۰۰) اور حق مہر مبلغ تین ہزار شلنگ (۳۰۰۰) ہے جو بذمہ میرے شوہر کے قابل ادائیگی ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ اس ۳۶۰۰ شلنگ کا ۱/۷ (ساتواں حصہ) خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کردوں گی (انشاء اللہ تعالےٰ وما توفیقی الا باللہ) اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

دستخط موصیہ احمدہ بیگم ناصرہ احمدی۔ پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی مشرقی افریقہ مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۳۹ء گواہ شد:۔ محمد اکرم خان غوری سکرٹری جماعت پوسٹ بکس ۵۵۰ نیروبی ۳۹-۷-۱۲۔ گواہ شد خاکسار (چوہدری) محمد شریف احمدی خاوند موصیہ پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی ۳۹/۷/۹ گواہ شد خاکسار عزیز احمد احمدی پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی ۹/۷/۳۹

نمبر ۵۴۶۵ میں رقیہ بانو زوجہ منشی محمد صادق قوم قریشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مالابار حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ ۲۹ ستمبر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی جائداد نہیں۔ سوائے میرے حق مہر کے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اور وہ مبلغ پانچ سو روپیہ ہے۔ جو ہنوز مجھے پورا وصول نہیں ہوا۔ مبلغ یکصد وصول ہوا ہے۔ اور مبلغ چار صد میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور اس وقت میرے دو زیور ہیں۔ کان کے کانٹے قریبًا للعہ اور ایک انگشتری قیمتی عہ ۲۰ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ جو اور میرا زیور اور دیگر جائیداد اس کے بعد میری زندگی میں بنے۔ اس سب کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جائے۔ اس وقت میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں۔ میرے خاوند سے مجھے جو خرچ میری ذات کے واسطے ملتا ہے۔ وہ قریبًا دس روپیہ ماہوار ہے اس کا دسواں حصہ ایک روپیہ ماہوار میں انجمن میں جمع کراتی رہوں گی۔ اور اس کے بعد میری آمدنی ماہوار بڑھ جائے گی۔ تو اس کے مطابق حصہ وصیت میں زیادتی کرتی رہوں گی۔ الامتہ رقیہ بانو ۲۹/۹/۳۹ گواہ شد عبدالکریم احمدی عفی عنہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی ۲۹/۹/۳۹۔ گواہ شد محمد نواز خان ککئی سکرٹری تبلیغ وتعلیم وتربیت جماعت احمدیہ کراچی ۲۹/۹/۳۹

نمبر ۵۴۵۹ میں رحمت بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب پٹواری نہر قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر تخمینًا پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۸۴ گ ب آبادی غربی ڈاکخانہ ۲۰۴ کھدروالہ ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت زیور مالیتی پچاس روپیہ موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی الامتہ رحمت بیگم بقلم خود احمدی پیدائشی گواہ شد محمد شفیع ولد جلوے خان احمدی پٹواری نہر قوم ڈار شوہر موصیہ ۵۸۴ گ ب آبادی غربی۔ ڈاکخانہ کھدروالہ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد۔ عبد الواحد ولد محمود قوم بٹ احمدی والد موصیہ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقلم خود

نمبر ۵۴۵۴ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری مولا بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۰ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم آباد ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۔ اگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ میری اسوقت جائداد مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ قرض واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۲) ایک ایکڑ زمین جو اسوقت میرے خاوند کی معرفت بطور آبادکاری لی ہے۔ اور ابھی تک ملکیت میرے نام نہیں اس کی آمد پیداوار میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور رقبہ ملکیت ہونے پر ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ (۳) میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری ملکیت ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ تحریر ۸/۹/۳۹۔ الامتہ فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری مولا بخش سکنہ چک ۱۲۰ تحصیل وڈاکخانہ صادق آباد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فرزند علی ولد چوہدری حسین بخش سکنہ چک ۱۲۰ P.W.D تحصیل وڈاکخانہ

دوائی اٹھرا

محافظ جنین **حب اٹھرا** (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ بخار۔ دردسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴ ۱/۲ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سول سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دہرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

دہلی ۱۴؍ نومبر۔ آج چاندنی چوک کے ایک سینما میں کھیل کے بعد ہندو اور مسلمانوں کی پارٹیوں میں فساد ہوگیا۔ اور خشت باری کے ساتھ لاٹھیاں بھی چلنے لگیں۔ ایک درجن اشخاص مجروح ہوئے جن میں سے ایک کی حالت نازک ہے۔ پولیس نے فوراً حالات پر قابو پالیا۔ ورنہ فساد کے خوفناک صورت اختیار کر جانے کا احتمال تھا۔

لنڈن ۱۴؍ نومبر۔ سلطان ابن سعود نے امریکن سٹینڈرڈ آئیل کمپنی کو عرب کے تیل کا ٹھیکہ دیدیا ہے۔ یہ کمپنی حکومت حجاز کو سالانہ بائیس لاکھ روپیہ دیا کرے گی جب تیل نکالنا شروع ہوگا۔ تو سلطان رائلٹی بھی وصول کریں گے جو تیل کی برآمد میں اضافہ کے ساتھ بڑھتی جائے گی اٹلی جاپان۔ اور جرمنی بھی کوشش کرتے تھے کہ یہ ٹھیکہ حاصل کرسکیں۔ مگر کامیاب نہیں ہوسکے۔ سلطان کسی یورپین ملک کا حجاز میں اثر و رسوخ پسند نہیں کرتے۔

برطانیہ کی کوئلہ کی کانوں کے مالکوں اور مزدوروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ زمانہ جنگ اور اس کے چھ ماہ بعد تک کوئی ہڑتال نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی کاروبار میں کسی قسم کا تعطل پیدا کیا جائیگا

دہلی ۱۴؍ نومبر۔ مہاراجہ جموں و کشمیر نے ایک اعلان کے ذریعہ سر سپرا اور سر شادی لال کو اپنا پریوی کونسلر مقرر کیا ہے یہ دونو سال میں تین ماہ سری نگر میں رہ کر ان اپیلوں کی سماعت کیا کریں گے۔ جو پہلے رحم کے لئے مہاراجہ صاحب کے پیش ہوا کرتی تھیں۔

لاہور ۱۴؍ نومبر۔ مجلس احرار کے شعبۂ تبلیغ کے دو مقامی ممبروں کے مکانات کی گذشتہ دو روز میں پولیس کئی بار تلاشی لے چکی ہے۔ اسی طرح احرار کے مرکزی دفتر کی بھی۔ یہ تلاشیاں ایک پوسٹر کے سلسلہ میں ہورہی ہیں۔ جو "جنگ اور مجلس احرار" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

لاہور ۱۴؍ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ پنجاب کے کارکن پروفیسر عنایت اللہ صاحب کے وارنٹ گرفتاری یو۔ پی گورنمنٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہیلسنگفورس ۱۴؍ نومبر۔ روس اور فن لینڈ کی گفت و شنید منقطع ہوگئی ہے۔ فن لینڈ کا وفد ماسکو سے واپس آگیا ہے اور اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ فن لینڈ روس کے مطالبات کے آگے نہیں جھکیگا۔ معلوم ہوا ہے فن لینڈ مراعات کی آخری حد تک پہنچ گیا ہے۔ مگر روس اس سے مطمئن نہیں ہوا۔ تاہم اس گفتگو کے دوبارہ شروع ہونے کے امکانات ابھی ہیں۔

دہلی ۱۴؍ نومبر۔ حکومت ہند کے ایک غیر معمولی گزٹ میں آج سے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲ د ۴ کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ اس کے روسے مرکزی حکومت کو فوجوں کی حفاظت اور سازشوں کے انسداد کے لئے ضروری اختیارات حاصل ہوگئے ہیں

برلن ۱۴؍ نومبر۔ جرمنی کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جب تک برطانیہ اور فرانس بیلجیم اور ہالینڈ کی غیر جانبداری کا احترام کریں گے۔ اور جب تک یہ دونو ملک اپنی غیر جانبداری کو قائم رکھ سکیں گے۔ جرمنی اس کا احترام کرے گا۔

لنڈن ۱۴؍ نومبر۔ وزارت ہوا کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل دشمن کے چار طیاروں نے دو بار شٹلینڈ پر حملے کئے۔ اور بارہ بم برسائے۔ جن میں سے ہر ایک پچاس من وزن کا تھا۔ بعض بم تو سمندر میں گرے۔ مگر بعض خشکی پر گرے۔ جن سے چھ چھ فٹ گہرے گڑھے پڑ گئے۔ کوئی قابل ذکر نقصان نہیں ہوا۔ برطانیہ پر یہ دشمن کی پہلی بمباری ہے۔

لنڈن ۱۴؍ نومبر۔ آج مختلف سمندروں میں برطانیہ کے چار جہاز غرق ہوگئے۔ ایک تباہ کن جہاز مرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد ایک میل کے فاصلہ پر ایک اور ڈوب گیا ایک اور پر تارپیڈو مار کر اسے غرق کر دیا گیا۔ ان جہازوں کے ساتھ متعدد

نے جاری کردئیے ہیں۔ کیونکہ آگرہ میں ان کی دو تقریروں کی وجہ سے ان پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کانگرسی گورنمنٹ نے کیا تھا۔

لنڈن ۱۴؍ نومبر۔ ملک معظم نے اٹلی کے بادشاہ وکٹر عمانوئیل کی سترھویں سالگرہ کے موقعہ پر مبارکباد کا تار بھیجا

دہلی ۱۴؍ نومبر۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ہیرلڈ ڈری شاٹر کی جگہ ملک معظم نے مسٹر جسٹس لارٹ ولیمز کو اس عہدہ پر مامور کیا ہے۔

پیرس ۱۴؍ نومبر۔ حکومت فرانس نے ٹیونس کی بندرگاہ میں تمام غیر ملکی جہازوں کا داخلہ بند کرکے اسے بحری جہازوں سے مسلح کر دیا ہے۔ تمام نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ باشندوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ رات کو روشنی بند کریں۔ گھروں میں صرف معمولی چراغ جلائے جائیں۔

آج بعد دوپہر پیرس کے مضافات میں فضا سے مشین گنیں چلنے کی آواز سنائی دی۔ مگر خطرہ کا کوئی الارم نہیں دیا گیا

لنڈن ۱۴؍ نومبر۔ کل صبح ایک اطالوی جہاز سنگاپور کے قریب ایک مرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔ گیارہ مسافر ہلاک اور نو مفقود الخبر ہیں۔ باقی مسافر جن کی تعداد سینکڑوں تھی۔ بچا لئے گئے ہیں۔

میونخ ۱۴؍ نومبر۔ نازی خفیہ پولیس کا دعویٰ ہے کہ اس نے شلر پر بم پھینکنے والے کا سراغ لگا لیا ہے۔ وہ ۳۰ سالہ ایک نوجوان ہے۔ اس بم کی ساخت میں بھی دو جرمن فرموں کا ہاتھ ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں۔ کہ یہ حملہ کسی غیر ملکی سازش کا نتیجہ ہے۔

لاہور ۱۴؍ نومبر۔ ایک ممبر نے پنجاب اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ بناسپتی گھی کا رنگ تبدیل کر دیا جائے۔ تاکسی کو دھوکہ نہ ہوسکے۔

افراد بھی ڈوب گئے۔

برلن ۱۴؍ نومبر۔ جرمن ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ برطانیہ کے تجارتی جہازوں پر بھی مسلح جہازوں کی طرح حملے کئے جائیں گے۔ حکومت برطانیہ اس اعلان کو کوئی اہمیت نہیں دیتی کیونکہ اس سے پہلے بھی تجارتی جہازوں پر بلا انتباہ جرمن آبدوز حملے کرتے رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴؍ نومبر۔ جرمن ریڈیو سے بار بار یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ عالم اسلام اتحادیوں کے خلاف تلوار اٹھانے کے لئے بالکل تیار ہے۔ آج برطانیہ کے وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے کہ یہ پروپیگنڈا بالکل غلط ہے۔ سلطنت برطانیہ اور ہمسایہ ممالک میں بسنے والے تمام مسلمان جمہوریتوں کے ساتھ اور نازی ازم کے سخت مخالف ہیں۔

کلکتہ ۱۴؍ نومبر۔ سن کے کارخانوں میں کام کرنے والے ۳۶ ہزار مزدوروں نے آج ہڑتال کردی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ اجرتوں میں اضافہ کیا جائے۔

سٹاک ہالم ۱۴؍ نومبر۔ چند روسی ہوائی جہاز فن لینڈ کی سرحد پر کئی روز سے مسلسل پرواز کر رہے ہیں۔ آج ان پر مشین گنوں سے فائر کئے گئے ہیں۔

دہلی ۱۴؍ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے گاندھی جی کو پھر ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ اور ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد صدر کانگرس کی معیت میں آپ دہلی جائیں گے۔

پیرس ۱۴؍ نومبر۔ فرانس کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ رات مغربی محاذ پر بالکل امن رہا۔ البتہ ایک فرانسیسی طیارہ نے ایک جرمن طیارہ پر حملہ کیا۔ جس سے اس کے بازو اور انجن پرزے پرزے ہوگئے۔ اور وہ پھٹ کر زمین پر آگرا۔

بمبئی ۱۴؍ نومبر۔ آج سمپلکس ملز کی ۲۰۰ مزدور عورتوں نے ہڑتال کردی ہے ہڑتال اجرتوں کے مسئلہ پر کی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۴؍ نومبر۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۴؍ دسمبر کو کلکتہ میں منعقد ہوگا

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah